۱۴

سہ ماہی کتابی سلسلہ

قندیلِ سلیمان

اپریل تا جون ۲۰۱۷ء



خانقاہِ معلیٰ حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی، مکھڈ شریف (اٹک)

نظامیہ دارالاشاعت، خانقاہِ معلیٰ حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی، مکھڈ شریف (اٹک)

فہرستِ مندرجات

گوشۂ عقیدت:

خیابانِ مضامین:

Scanned with CamScanner

مثنوی مولانا رُوم میں تعلق بالرسول ﷺ کی چند جھلکیاں

افتخار احمد حافظ قادری ☆

قافلہ سالارِ عشق حضرت مولانا جلال الدین رُومیؒ نے مثنوی شریف جسے آگے چل کر ''ہست قرآں در زبانِ پہلوی'' کا مبارک خطاب ملا، میں نبی کریم ﷺ سے تعلق اور آپ کی صفت وثنا اور تکریم وستائش کے لیے کوئی مستقل باب تو قائم نہیں کیا؛ لیکن اس عظیم ومشہورِ زمانہ کتاب میں جگہ جگہ حضور سید المرسلین ﷺ کے ذکرِ جمیل کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ جن میں آپ ﷺ کی دنیوی واخروی حیاتِ طیبہ طاہرہ کے تمام پہلوؤں کا ذکر بھرپور انداز میں موجود ہے۔ جو در حقیقت نعتِ رسول ﷺ اور حضرت مولانا رُوم کے تعلق بالرسول ﷺ کا واضح ثبوت ہے۔

ایک مقام پر حضرت رُومی، سرکارِ دوعالم سرکار ﷺ کو اس طرح یاد فرماتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ آپ تو اس کائنات کی رُوح وجان ہیں اور اس کے ماتھے کا نُور اور جھومر ہیں اور آپ ہی وہ عظیم اور بہترین شخصیت ہیں کہ جو روزِ محشر گناہ گاروں اور مجرموں کی شفاعت فرمائیں گے۔

سید و سرور محمدؐ نُورِ جاں
مہتر و بہتر شفیعِ مجرماں

حضرت مولانا جلال الدین رُومیؒ نے اپنی مثنوی شریف میں سرکارِ مدینہ ﷺ کو انسانِ کامل کا بہترین نمونہ قرار دینے کے ساتھ آپ ﷺ کو سرحلقہ انبیاء اور قُطب آفرینش کا مرکز قرار دیا ہے۔ سفرِ معراج شریف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا رُوم فرماتے ہیں کہ یہ سفرِ مبارک ایک ایسی دعوت تھی کہ جس میں کسی غیر کا گزر ممکن نہ تھا، احادیثِ نبویہ میں اس دعوت کو واضح الفاظ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ''لی مع اللہ وقت ، لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل'' حضرت مولانا رُوم مثنوی شریف میں اس دعوت کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

☆ بغدادی ہاؤس۔ افشاں کالونی، راولپنڈی کینٹ

لی مع اللہ وقت بود آں دم مرا
لا یسع فیہ نبی مجتبیٰ

عاشق ہمیشہ اسی فکر میں سرگرداں رہتا ہے کہ وہ کسی طرح اپنے معشوق کے ہمراہ کچھ لمحے بسر کرے اور پھر اُن لمحات کو اپنی زندگی کے بہترین لمحات قرار دیتا ہے۔ معراج شریف کا دوسرا اہم موضوع فرشتۂ ملکوتی پر انسان کی برتری وفضیلت ہے؛ جس کو حضرت مولانا رُوم مثنوی شریف میں نہایت دِل کش وخوبصورت انداز میں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ۔

چوں معلم بود عقلش ز ابتداء
بعد ازیں شُد عقل شاگردی ورا
عقل چُوں جبرئیل گوید احمدا
گر یکی گامی نہم سوزد مرا
تو مرا بہ گزار زیں پس پیش راں
حد من ایں بود اے سلطانِ جاں

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے شبِ معراج سات آسمانوں تک آقائے دو عالم ﷺ کی ہم راہی اختیار کرنے کے بعد فرمایا کہ اے محمد ﷺ اب اس سے ایک قدم بھی آگے جانا میرے لیے ممکن نہیں اور اگر میں ذرہ بھر بھی آگے بڑھا تو میرے بال وپر جل جائیں گے، لہٰذا مجھے اس مقام پر چھوڑتے ہوئے آپ خود آگے قدم بڑھائیں کیونکہ اے سلطانِ جاں اس جگہ میری حد ختم ہوگئی ہے۔

حضرت مولانا جلال الدین رُومی مقامِ عشق میں انسانِ کامل کو اس عروج وبلندی تک رسائی حاصل کرنے کے لائق سمجھتے ہیں۔ حضرت جبرائیلؑ کی اس درخواست کے بعد سرکارِ مدینہ

Scanned with CamScanner

ﷺ آگے کا سفر تنہا طے کرنے کے بعد عرشِ الٰہی اور فلک الافلاک تک پہنچ گئے۔یعنی یہ معراج کی عظمت اور علامت نہیں تو اور کیا ہے کہ جسمِ خاکی عشق کی وجہ سے انتہائی بلندی تک پہنچ گیا۔

جسمِ خاک از عشق بر افلاک شُد

کوہ در رقص آمد و چالاک شُد

حدیثِ قُدسی ''لولاک لما خلقت الافلاک'' کو بھی حضرت مولانا رُوم نے مثنوی شریف میں یوں بیان فرمایا ہے کہ

عشق بشگافد فلک را پاک جفت

بہرِ عشق او خُدا ''لولاک'' گُفت

منتہی در عشق، چوں او بُود فرد

پس مرا او ز انبیا تخصیص کرد

سرکارِ دو عالم ﷺ کے ساتھ عشق کا اٹوٹ رشتہ ہے اور عشق کی وجہ سے ہی خالقِ کائنات نے ''لولاک'' فرمایا، چونکہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس عشق کی دنیا میں منفرد اور تنہا ہے، اس وجہ سے خُداوندِ قدوس نے جملہ انبیا و رُسل میں سے اُن کا انتخاب فرمایا۔

حضرت مولانا جلال الدین رُومی فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے سامنے یہ جہاں تسبیح و تقدیس میں ہمہ تن غرق و مصروف ہے۔اور یہ عظیم شخصیت ہیں کہ جو دونوں جہانوں میں شفاعت کرنے والے ہیں۔

ہم چناں کہ ایں جہاں پیشِ نبی

غرقِ تسبیح است و پیشِ ما غبی

Scanned with CamScanner

او شفیع است ایں جہان واٰں جہاں

این جہاں زی دین و آں جا زی جناں

حضرت مولانا رُوم نبی اکرمﷺ سے اپنے عقیدے اور طرزِ فکر کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ رسولﷺ کا شاہی سکہ ابد تک باقی اور جاری وساری رہنے والا ہے۔ حضرت مولانا کا یہ نظریہ جُملہ انبیاء پر رسولﷺ کی عظمت وفضیلت کی واضح دلیل ہے۔

سکۂ شاہاں ہمی گردد دِگر

سکہ احمد بہ بیں تا مستقر

ترجمہ: دنیوی سکوں سے بادشاہوں کے نام ہٹادیے جاتے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کے اسم مبارک کا سکہ قیامت تک جاری رہنے والا ہے۔

رسول اللہﷺ عاشقِ خُداوند تعالیٰ ہونے کے ساتھ معشوقِ خلائق بھی ہیں۔ حضرت مولانا جلال الدین رُومی نے مثنوی شریف اور غزلیاتِ شمس میں ''ستونِ حنانہ'' کا کئی بار ذکر فرمایا ہے۔ مسجدِ نبوی شریف کا یہ ستون اپنے معشوق رسولﷺ کے فراق میں عاشوق کی طرح حضرت مولانا رُوم کی زبانی اس طرح گریہ کیا کرتا تھا۔

اُستنِ حنانہ از ہجرِ رسول

نالہ می زد ہم چوں اربابِ عقول

ترجمہ: ستونِ حنانہ نے رسول اللہﷺ کے فِراق میں صاحبِ عقول لوگوں کی طرح گریہ وزاری شروع کردی۔

نسائی کی ایک روایت کے مطابق درخت کے اُس تنے سے اُس اونٹنی کی طرح آواز آتی تھی جس کا بچہ گُم ہوگیا تھا۔ یہ درخت کا تنا بعد میں اُستنِ حنانہ کے نام سے مشہور ہوا۔ ایک دوسرے مقام پر حضرت مولانا رُوم اس عاشقِ دلبر کا ماجرا اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ

پیش تو استونِ مسجد مردہ ای است

پیش احمد عاشقِ دلبردہ ای است

ترجمہ: یعنی تمھاری نظر میں تو مسجد کا یہ ستون ایک بے جان اور مردہ چیز تھا لیکن رسول اللہ ﷺ کی نگاہوں میں وہ ایک دلبر عاشق تھا۔

قارئین کرام! ہمارے سردار و پیشوا اور شفیع دو جہاں ﷺ ہی معشوقِ اعظم ہیں کہ جن کے عشاق یہ نہ چاہتے تھے کہ اُن کے وضو مبارک کے پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پر گرے بلکہ اُسے بطورِ تبرک اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے چہروں پر مل لیا کرتے تھے۔ یہ وہ معشوقِ خلائق ہیں کہ جن پر درود و سلام کی صداؤں سے آج بھی ہر مجلس معطر و منور ہے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

☆☆☆☆☆

آج اور کل

وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
جو آج خود افروز و جگر سوز نہیں ہے
وہ قوم نہیں لائقِ ہنگامۂ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے!